سوال

(159)اقامت سے پہلے صبح کی دوسنتیں نہ پڑھی جائیں تو   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اقامت سے پہلے صبح کی دو سنتیں نہ پڑھی جائیں تو وہ سورج نکلنے کے بعد ادا ہوسکتی ہیں۔ میری سمجھ اس مسئلہ پر یہ ہے کہ اگر جماعت ہو رہی ہو تو ترکِ سنت کرکے فرضوں کی اقتداء کرکے اور اگر صبح کا وقت ہو تو بعد فرض ادا کرے۔ چنانچہ مدت تک اس مسئلہ پر عمل رہا۔ چند یوم ہوئے ایک حنفی بھائی نے ابن ماجہ کی حسب ذیل حدیث پیش کی۔

حدثنا عبدالرحمن بن ابراہیم ان النبی ﷺ نام عن رکعتی الفجر فقضاھما بعد ما طلعت الشمس۔

میرے پاس ابن ماجہ کی شرح قلمی کفایة الحاجہ شرح ابن ماجہ موجود تھی۔ اُس کو دیکھا تو اُس میں یہ لکھا ہے:

رجال اسنادہ ثقات الاان مروان بن معاویة الفزاری کان یدلس وقد عنعنہ نعم احتج بہ الشیخان۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تدلیس کہتے ہیں۔اپنے ملاقاتی سے ایسے الفاظ کے ساتھ روایت کرے جس سے سماع کا وہم ہو۔ اور حقیقت میں سنا نہ ہو۔ مثلاً عن فلان کہے۔ یا قال فلان کہے۔ ایسی راوی کو مدلس کہتے ہیں۔ مروان بن معاویہ مدلس ہے جس کی روایت عن کے ساتھ ذکر کرنے کی صورت میں بالکل ضعیف ہوتی ہے۔ ہاں اگر سماع کی تصریح کرے تو پھر صحیح ہو جائے گی۔ مگر یہاں عن کے ساتھ روایت کی ہے۔ رہا بخاری اور مسلم کا اس کی روایت کرنا تو وہ سماع کی تصریح کی صورت میں ہے یا مؤید کی صورت میں۔

اس کے علاوہ اس راوی میں ایک اور بھی عیب ہے وہ یہ کہ اپنے استادوں کے مشہور نام بدل کر غیر مشہور ذکر کردیتا ہے۔ جس سے بعض دفعہ ضعیف کو ثقہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ یا ضعیف کے ضعف پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ یا معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبقات المدلسین کے ۱۳، ۱۴ میں اس کا ذکر کیا ہے اور ایسے راوی کی روایت بغیر تحقیق کے نہیں لی جاسکتی۔ اور اس روایت کی حقیقت کا کچھ علم نہیں۔ اس لیے یہ قابل استدلال نہیں۔

اس کے علاوہ اس کے مقابلہ میں حسن حدیث موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھ لی جائیں۔ تفصیل کے لیے ہمارا رسالہ امتیازی مسائل ملاحظہ ہو۔ (فتاویٰ اہل حدیث ص ۷۷، ۲)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد04 ص249

محدث فتویٰ